

147124 - اپنی زکاة کی رقم قرض مانگنے والے کو دے دی، لیکن اسے بتایا نہیں، تو کیا زکاة ادا ہو گئی؟

سوال

کافی پہلے کی بات ہے کہ میں نے ایک شخص کو قرض دیا، اور میری نیت تھی کہ یہ زکاة ہے، لیکن میں نے اسے نہیں بتایا، اور ابھی تک اس نے وہ قرض واپس بھی نہیں کیا، تو کیا میں اسے زکاة میں شمار کر سکتا ہوں؟ کیونکہ میری نیت تو یہی تھی؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہوتا ہے، چنانچہ جس شخص نے فقیر یا کسی اور زکاة کے مستحق فرد کو مال زکاة کی نیت سے دیا تو وہ زکاة ہی ہوگی، اور اسی طرح جو شخص کسی کو نفلی صدقہ کی نیت سے مال دے تو اب نفل صدقہ کو زکاة میں شمار نہیں کر سکتا، کیونکہ اس نے نفل صدقہ کی نیت سے مال دیا تھا۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" (2/264) میں کہتے ہیں:

"تمام فقہائے کرام کا یہ موقف ہے کہ نیت زکاة کی ادائیگی کیلئے شرط ہے، صرف اوزاعی سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ نیت فرض نہیں ہے" انتہی

اور ابن موق [مالکی فقیہ] "التاج والإکلیل" (3/103) میں کہتے ہیں:

"اگر کسی نے مال نفلی صدقہ کی نیت سے دیا تو اب اسے زکاة میں شمار کرنا جائز نہیں ہے، اسی طرح اگر مال دیتے ہوئے کسی بھی قسم کی نیت نہیں تھی تو تب بھی اسے زکاة میں شمار نہیں کیا جا سکتا" انتہی

اسی طرح دائمی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام کا کہنا ہے:

"نفلی صدقہ کرنے سے فرض زکاة ادا نہیں ہوگی؛ کیونکہ زکاة کی ادائیگی عبادت ہے، اور عبادت کیلئے نیت ہونا ضروری امر ہے" انتہی

"فتاویٰ اللجنة" (9/287)

چونکہ آپ نے مال دیتے ہوئے زکاة کی نیت کی تھی، اور آپ سے قرضہ اٹھانے والا شخص زکاة کا مستحق بھی تھا تو

یہ مال زکاة میں ہی شمار ہوگا، تاہم اس شخص کی نیت سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ اس نے یہ رقم قرض سمجھ کر لی تھی؛ کیونکہ یہاں پر زکاة ادا کرنے والے کی نیت ہونا لازمی امر ہے، [زکاة لینے والے کی نیت ضروری نہیں ہے] یہی وجہ ہے کہ اس شخص کو یہ بھی بتلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ زکاة کا مال ہے۔

چنانچہ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر کسی مالک نے یا مالک کے نمائندے نے زکاة کسی کو دی اور اسے یہ نہیں بتلایا کہ یہ زکاة کا مال ہے بلکہ خاموشی سے مال تھما دیا، تو تب بھی اس کی زکاة ادا ہو چکی ہے، یہی صحیح ترین مشہور موقف، اور جمہور اسی کے قطعی طور پر قائل ہیں" انتہی  
"المجموع" (6/233)

نیز دائمی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام کا کہنا ہے کہ:

"اگر آپ کسی کو اپنے علم کے مطابق زکاة کا مستحق سمجھتے ہوئے زکاة دے دیتے ہیں تو اس طرح زکاة ادا ہو جائے گی، ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ آپ کی زکاة قبول بھی ہوگی، نیز آپ پر یہ بتلانا لازمی نہیں ہے کہ یہ زکاة کا مال ہے" انتہی  
"فتاویٰ اللجنة" (9/462)

واللہ اعلم.